پروفیسر قیصرہ مختار علوی

ڈائریکٹر فی میل کیمپس / چیئرپرسن شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا اس دارِفانی سے ابدی دنیا کی طرف کوچ کر جانا پاکستان کی علمی و ادبی دنیا کے لیے نا قابلِ تلافی نقصان تھا۔ ۱۶ اپریل کی اس غارت گر صبح کو اُن کی عمر ۹۴ برس کی تھی۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا انتقال حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث ہوا جب وہ اپنی بیٹی کے گھر قاسم آباد حیدر آباد میں مقیم تھے۔ دل کا دورہ پڑنے پر انہیں ریڈ کریسنٹ کارڈیک ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا اور وہیں انہوں نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں لیں۔ ان کی نمازِ جنازہ کوٹ میر محمد خیر پور میں ادا کی گئی اور انہیں علامہ آئی آئی قاضی کے قدموں میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے ایک بھرپور زندگی بسر کی۔ ایک ایسے شخص کے لیے جو علم و ذہانت کا دریا ہو، اس کے لیے نو دہائیاں بہت کم ہیں۔ یہ غیر معمولی انسان جس نے علم و ادب کی دنیا میں نام پیدا کیا اور شہرت حاصل کی ۱۶ دسمبر ۱۹۱۷ء کو سندھ کی تحصیل سانگھڑ کے ایک غیر معروف جعفر خان لغاری گاؤں کے ایک غریب گھر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام علی محمد خان بلوچ تھا اور بہت چھوٹی عمر میں ان کے والد کا سایہ اُن کے سر سے اُٹھ گیا تو اُن کے چچا ولی محمد خان کے زیرِ سایہ اُن کی پرورش ہوئی۔ انہوں نے نوشہرہ فیروز ہائی سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بی۔اے کا امتحان جونا گڑھ کالج بمبئی یونی ورسٹی سے اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ ۱۹۴۳ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی درجہ اول اور ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔

طلبِ علم کا یہ شوق انہیں کولمبیا یونیورسٹی نیویارک لے گیا۔ ۱۹۴۶ء کا سال تھا آپ نے یہاں سے ایجوکیشن میں ایم۔اے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اُن کے مقالے کا موضوع "Teacher Education in Pakistan" تھا۔ واپسی پر انہوں نے بہت مختصر عرصہ کے لیے براڈ کاسٹنگ اور اطلاعات کے شعبہ میں کام کیا اور پھر دمشق میں پریس اتاشے کی حیثیت سے پاکستان مشن میں شمولیت اختیار کر لی۔ لیکن یہ کام ان کی طبیعت سے میل نہ کھانے کے باعث اُن کو نہ بھایا اور جلد ہی سندھ یونیورسٹی منتقل ہو گئے۔ جہاں اُن کے استاد علامہ آئی آئی قاضی نے اُن کو بطور پروفیسر 'ایجوکیشن' کے شعبہ کی تشکیل کی ذمہ داری سونپی۔ بعد ازاں وُہ ڈین اور وائس چانسلر کے عہدے تک ترقی حاصل کی۔

۱۹۷۶ء میں آپ فیڈرل ایجوکیشن سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ کو حجرہ کمیٹی کے نگران اور مقتدرہ سندھی زبان کے پہلے چیئرمین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مقتدرہ سندھی زبان کا ہدف سندھی زبان کو اس حد تک ترقی یافتہ بنانا تھا کہ وُہ دیگر زبانوں کے علوم اور ادب کو سندھی میں منتقل کر سکیں۔ تا کہ سندھی زبان کے طالبِ علم و علماء بہ آسانی دوسری زبانوں کے علوم سے بہرہ مند ہو سکیں۔ آپ کو علامہ آئی۔ آئی۔ قاضی چیئر پر فائز رہنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ آپ کو پروفیسر آف ایمریٹس کے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی زندگی کا ایک اہم مقصد علم و ادب کے مختلف شعبوں کو ترقی دینا تھا۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی زندگی کا اہم موڑ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا پہلا صدر مقرر ہونا ہے جب کہ آپ کے دوست

اے۔ کے بروہی اس بے مثال ادارے کے پہلے ریکٹر ہونے کا شرف رکھتے تھے۔اس یونیورسٹی کی ابتداءایک ناگفتہ بہ بلڈنگ سے ہوئی۔جس کے کمرے برسات کے موسم میں ٹپکتے تھے۔طالب علموں کی تعداد صرف نو تھی۔اُس وقت کے طلباء اور اُس دور کے اساتذہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کو سلام پیش کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ان نامساعد حالات میں جس جوش و جذبہ سے اس یونیورسٹی کے امور کو تیزی اور صحیح سمت میں آگے بڑھایا۔سب اس کے معترف ہیں۔آپ مالی امور کو بھی بہت اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔اس لیے وہ یونیورسٹی کے روپے پیسے کو خرچ کرنے کے معاملے میں اصول وضوابط کی بڑی سختی سے پابندی کرتے تھے۔چاہے یہ رقم کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔آپ کے حسنِ عمل اور حسنِ نیت کے ساتھ ساتھ آپ کی ذہانت اور فطانت نے اس یونیورسٹی کو نوطلباء وطالبات سے بیس ہزار سے زائد طالب علموں کی اعلیٰ درس گاہ بنادیا ہے۔ڈاکٹری کی تعلیم کے علاوہ دیگر تمام شعبۂ جات میں لڑکوں کے شانہ بہ شانہ لڑکیوں کو بھی تمام مراعات حاصل ہیں۔چھپن ملکوں کے طلباء وطالبات اس درس گاہ میں علم کے حصول کے لئے آئے ہوئے ہیں۔بیرون ملک پاکستانیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔لڑکے لڑکیوں کے لئے عمدہ ہاسٹلز کے ساتھ ساتھ کھیلوں کی سرگرمیاں اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔دُور دُور سے لوگ اپنی بچیوں کو اس ادارے میں داخل کروانے کی غرض سے آتے ہیں اور ایک اسلامی تہذیب کی یہ درس گاہ پوری دنیا میں اپنا تشخص بنا چکی ہے۔اس کا پھلنا پھولنا عمودی بھی ہے اور متوازی بھی ہے۔یہ ڈاکٹر صاحب کی ایجوکیشن سے جو لگن تھی اُس کا مرہونِ منت ہے۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے تاریخ، ادب، لوک داستانوں اور لغت نویسی کے حوالے سے بہت کام کیا اور تقریباً ۱۵۰ کے لگ بھگ کتابیں شائع کیں۔انہوں نے بہت سی زبانوں میں لکھا جن میں سندھی، عربی، اُردو، انگریزی، فارسی، بلوچی اور سرائیکی شامل ہیں۔وہ بجا طور پر ایک محقق اور ادیب تھے۔اس کے علاوہ انہوں نے کئی کتابوں کی تدوین، ترتیب اور تراجم بھی کیے۔انہوں نے سندھی زبان، سندھ کی تاریخ، اسلامی ادب کی تاریخ پر بنیادی حوالوں سے بہت کام کیا۔اس حوالے سے انہوں نے جو بڑے کام کیے اُن میں سندھی زبان کی جامع لغت اور برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کو پچیس جلدوں میں ترتیب دینا اور مسلم دنیا پر سو عظیم کتب کی تصنیف خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔یہاں پر ڈاکٹر بلوچ کی کتابوں کا ذکر بہت مختصراً کیا گیا ہے۔درحقیقت اُن کا کام اُن کی پوری زندگی پر محیط ہے۔سندھی لوک ادب کے حوالے سے اُن کا کام بے مثال ہے جو تینتالیس سے زائد جلدوں پر مشتمل ہے۔جو اُن کے کام سے واقف ہیں وہ اُن مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو اس قسم کا مواد حاصل کرنے میں درپیش ہوتی ہو۔اُن کی زندگی اور ان کے کام سے اُن کی سندھی زبان کے لیے بے پناہ محبت نظر آتی ہے۔

بلوچ صاحب کے چند علمی کارنامے درج ذیل ہیں۔

۱۔ سندھی زبان کی سب سے بڑی لغت یعنی ''جامع سندھی لغات'' کی پانچ ضخیم جلدوں میں تکمیل۔بعدازاں بلوچ صاحب نے اس کی مکمل نظر ثانی اور اضافات بھی کیے۔

۲۔ سندھی لوک ادب Folklore کی زبانی روایتوں کی مدد سے جمع آوری۔اس سلسلے کی ۴۳ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور بقیہ زیر طبع ہیں۔

۳۔ سندھ کے عظیم صوفی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے مجموعہ کلام یعنی ''شاہ جو رسالو'' کا مستند متن اور تشریح ۱۰ ضخیم جلدوں میں مکمل کی۔اس کام کی خاطر بلوچ صاحب نے ۵۰ قلمی نسخوں اور تمام مطبوعہ نسخوں سے استفادہ کیا۔ایک قلمی نسخہ انہوں نے تہران کے ایک قدیم کتب خانے سے حاصل کیا اور اس مقصد کی خاطر تہران تک کا سفر ذاتی خرچ پر کیا۔

۴۔ سندھی اُردو لغت اور اُردو سندھی لغت (بہ اشتراک ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں)

۵۔ یک جلدی سندھی لغت

۶۔ سندھ کی تاریخ سے متعلق مستند کتب یعنی فتح نامہ سندھ عرف چچ نامہ، بیگلار نامہ، تاریخ طاہری، لبّ تاریخ سندھ، تاریخ معصومی، تاریخ بلوچی و دیگر کتب کی تدوین، تحقیق اور اشاعت۔

۷۔ فارسی زبان کی کتب دیوانِ غلام اور تکملۃ التکملہ (سندھ میں فارسی شعراء کے آخری دور کا تذکرہ) کی تدوین، تحقیق و اشاعت۔

۸۔ بلوچ صاحب نے تمام عمر ایک استاد اور ایک ماہر تعلیم کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ڈاکٹریٹ کا مقالہ بھی تعلیم ہی کے موضوع پر لکھا تھا۔

تعلیم کے موضوع پر ان کی چند کتب یہ ہیں:

(1) Education Based on Islamic Values.

(2) National System of Education and Education of Teacher.

(3) Teacher Education in Muslim Society.

(۴) مخدوم جعفر بوبکانی کی تعلیم پر کتاب کا خلاصہ ''حاصل النہج'' کی تصحیح، تدوین و اشاعت۔

ان تمام کتب میں بلوچ صاحب نے ہمارے تعلیمی مسائل کا حل بڑی کامیابی سے پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ بلوچ صاحب نے انگریزی زبان میں بھی کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں دو بڑی اہم ہیں:

(۱) "Sindh-Studies Historical" سندھ کی تاریخ سے متعلق تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔

(۲) "Sindh-Studies Historical" سندھ کی ثقافت سے متعلق تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔

ڈاکٹر بلوچ صاحب نے سندھی، انگریزی، فارسی، عربی زبانوں کے ساتھ ساتھ اُردو میں بھی مفید علمی و تحقیقی کتب یادگار چھوڑی ہیں، ان کی اُردو کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ سندھ میں اُردو شاعری (از عہد شاہجہاں تا قیامِ پاکستان)

۲۔ طلبہ اور تعلیم (قائد اعظم کے اقوال و بیانات)

۳۔ دیوانِ شوق افزا عرف دیوانِ صابر (تحقیق، ترتیب، تدوین)

۴۔ مولانا آزاد سبحانی۔۔۔ تحریکِ پاکستان کے ایک مقتدر رہنما

۵۔ دیوانِ ماتم (تحقیق، ترتیب، تدوین)

۶۔ گلشنِ اُردو۔۔۔ مرتبہ محمد راشد شیخ۔ یہ کتاب بلوچ صاحب کے اُردو مقالات، خطبات و دیگر تحریروں کا معلومات افزا مجموعہ ہے۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے جو علم و ادب کی ترقی و ترویج کا پیشہ اپنایا وہ کبھی اس سے ریٹائر نہیں ہوئے۔ اُن کے ساتھی اور دوست شیخ عزیز لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر بلوچ عمر کے آخری حصے میں شاہ عبدالطیف بھٹائی کی شاعری کا ترجمہ کر رہے تھے۔ حالانکہ سندھ گورنمنٹ نے ۱۹۵۳ء میں بھٹ شاہ کلچر کمیٹی قائم کی تھی لیکن ڈاکٹر بلوچ اور اُن کے ساتھیوں نے اس پراجیکٹ کو عملی جامہ پہنایا۔ ڈاکٹر بلوچ علم و فضل اور ثقافت سے

متعلقہ امور کے لیے پیدا ہوئے تھے اور وہ کبھی سیاست میں ملوث نہیں ہوئے تھے۔ البتہ علامہ مشرقی کی خاکسار تحریک میں وہ بطور سالار بہت سرگرم رہے۔ وہ علی گڑھ میں تعلیم سے پہلے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی سالار رہے۔

مجھے ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سے ملنے کا موقع اُن کی بیگم خدیجہ بلوچ کے توسط سے ملا جو فیڈرل گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایف سیون ٹو میں وُہ میرے رفقائے کار میں سے تھیں وہ اپنے انتہائی قابلِ احترام شوہر کی طرح خدیجہ جن کو میں آپا کہتی تھی، کولمبیا یونیورسٹی نیویارک سے ایجوکیشن میں گریجویٹ تھیں۔ خدیجہ آپا کا گھر کالج سے بہت قریب تھا۔ اکثر اوقات ہم اُن کے گھر چائے کے لئے چلے جاتے تو کبھی کبھی ڈاکٹر صاحب اپنے کتب خانے میں بیٹھے مصروفِ مطالعہ نظر آتے۔ ہمارے سلام کے جواب میں ایک ہلکی بہت ہی ہلکی سی مسکراہٹ اور وہ دوبارہ اپنے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ آپ دیگر سماجی تقریبات کو وقت نہ دے سکتے تھے۔ اسلام آباد کے قیام کے دوران آپ نے شاید ہی کسی شادی کی تقریب میں شمولیت کی ہو۔ لیکن ہماری بیٹی سائرہ کی شادی میں شرکت کر کے اُنہوں نے ہمیں اس اعزاز سے نوازا۔ خدیجہ آپا، انتہائی ملن سار اور اخلاق کی اعلیٰ اقدار کی حامل تھیں۔ ڈاکٹر بلوچ اور خدیجہ آپا بہت متواضع، نرم خُو اور مہذب تھے۔ اب دونوں اِس جہانِ فانی سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کے کام نگینوں کی طرح اِس دنیائے ہائیو میں جگمگاتے رہیں گے۔